بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواجہ سرا کا مردہ عورت کو غسل دینے کا شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا کوئی خواجہ سرا، کسی عورت کی میت کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب

خواجہ سرا کے مردہ عورت کو غسل دینے کے حکم کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) ایسا خواجہ سرا، جس کا مرد ہونا ثابت ہوجائے، یوں کہ اس میں نر ہونے کی علامت واضح ہو، اس کا حکم مردوں والا ہوتا ہے، لہٰذا ایسا خواجہ سرا عورت کو غسل نہیں دے سکتا۔

(2) اور جس کا عورت ہونا ثابت ہوجائے، یوں کہ اس میں مادہ ہونے کی علامت واضح ہو، اس کا حکم عورتوں والا ہے، لہٰذا یہ عورت کو غسل دے سکتا ہے۔

(3) اور جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں، اور یہ واضح نہ ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت، اسے خنثیٰ مشکل کہتے ہیں، یہ نہ مرد کو غسل دے سکتا ہے نہ عورت کو۔

چنانچہ خنثیٰ میں مرد و عورت والی علامات کے اعتبار سے مرد و عورت کا حکم ہونے کے متعلق المختصر للقدوری میں ہے "إذا كان للمولود فرج وذكر فهو خنثى فإن كان يبول من الذكر فهو غلام وإن كان يبول من الفرج فهو أنثى۔۔۔ وإذا بلغ الخنثى و خرجت له لحية أو وصل إلى النساء فهو رجل وإن ظهر له ثدي كثدي المرأة أو نزل له لبن في ثديه أو حاض أو حبل أو أمكن الوصول إليه من جهة الفرج فهو امرأة فإن لم يظهر إحدى هذه العلامات فهو خنثى مشكل" ترجمہ: اگر نومولود کی مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں، تو وہ خنثیٰ ہے، لہٰذا اگر وہ مردانہ عضو سے پیشاب کرتا ہے، تو وہ لڑکا ہے، اور اگر وہ زنانہ شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہے، تو وہ لڑکی ہے، اور جب خنثیٰ بالغ ہوجائے، اور اس کی داڑھی نکل آئے، یا وہ عورتوں کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے قابل ہو جائے، تو وہ مرد ہے، اور اگر اس کے سینے پر عورت جیسے پستان ظاہر ہوں، یا اس کے پستان میں دودھ اتر آئے، یا اسے حیض آئے، یا وہ حاملہ ہوجائے، یا اس کی زنانہ شرمگاہ کے ذریعے تعلق قائم کیا جاسکے، تو وہ عورت ہے۔ اور اگر ان میں سے کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو تو وہ "خنثیٰ مشکل" ہے۔ (المختصر للقدوری، صفحہ 282، مکتبۃ امام احمد رضا، راولپنڈی)

یونہی بہار شریعت میں ہے "مخنث وہ شخص ہے جس میں مرد اور عورت دونوں کے اعضاء ہوں یا دونوں میں سے کوئی عضو نہ ہو۔ اگر دونوں عضو ہوں تو یہ دیکھا جائے گا کہ وہ پیشاب کون سے عضو سے کرتا ہے اگر مردانہ عضو سے پیشاب کرتا ہے تو مرد کا حکم ہے اور اگر زنانہ عضو سے پیشاب کرتا ہے تو عورت کا حکم ہے۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 20، صفحہ 1174، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی یورپ میں ہے "اگر ہجڑے میں نر کی علامت واضح ہے تو اس کا حکم نر کا ہے اور اگر اس میں مادہ کی علامت واضح ہے، تو اس کا حکم مادہ کا ہے۔" (فتاوی یورپ، صفحہ 216، شبیر برادرز، لاہور)

غسل دینے کے متعلق تحفۃ الفقہاء میں ہے "ثم الجنس یغسل الجنس کالذکر للذکر والأنثی للأنثی ولا یغسل الجنس خلاف الجنس کالرجل للأنثی" ترجمہ: ہم جنس اپنی ہم جنس کو ہی غسل دے گا، جیسے مرد مرد کو اور عورت عورت کو، اور مخالف جنس ایک دوسری کو غسل نہیں دے گی، جیسے مرد عورت کو۔ (تحفۃ الفقہاء، جلد1، صفحہ 241، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے "والخنثی المشکل۔۔۔ لا یغسل رجلا ولا امرأۃ" ترجمہ: خنثی مشکل نہ کسی مرد کو غسل دے سکتا ہے نہ ہی کسی عورت کو۔ (فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ 160، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "خنثی مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ 4، صفحہ 814، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5295

تاریخ اجراء: 29 صفر المظفر 1448ھ/13 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net